وَمَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ

صلی اللہ علیہ وسلم

رحمۃ للعالمین
کی
پاکیزہ عائلی زندگی

مؤلفین

محمد اسلم گِل
میجر (ریٹائرڈ)

محمد رفیق احمد میمن
صدر

امّاں جی ایجوکیشنل سوسائٹی (رجسٹرڈ)

ٹنڈو جہانیاں، حیدرآباد چھاؤنی، پاکستان

رحمۃ للعالمین ﷺ کی پاکیزہ عائلی زندگی

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور کامل و اکمل دُرود و سلام ہو سیّد الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، ہمارے آقا، حضرت محمد ﷺ پر جن کی مبارک محنت سے زندگی میں دلوں کو اور مرنے کے بعد قبروں کو منور فرمایا اور جن کا ظہور تمام عالم کے لئے رحمت ہے اور آپ ﷺ کی آل اولاد اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پر جو ہدایت کے ستارے ہیں اور دین اسلام کے پھیلانے والے ہیں، نیز اُن مؤمنین اور مؤمنات پر بھی جو ایمان کے ساتھ ان کا اتباع کرنے والے ہیں۔

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ اور عام مسلمانوں میں جو تعدّدِ ازواج کا فرق ہے، یہ منشاءِ الٰہی کے عین مطابق ہے۔ آپ ﷺ نے جو چار سے زائد شادیاں کیں وہ آپ ﷺ کے خصائص میں سے ہیں، جس پر کسی اُمتی کے لئے عمل کرنا جائز نہیں۔ (ابنِ کثیرؒ)

سبحان اللہ!

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کے لئے یہ خصوصیت اللہ تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے مقرر کردہ ہے، ارشادِ الٰہی ہے:

ترجمہ: اے نبی (ﷺ) ہم نے آپ (ﷺ) کے لئے حلال کردیں، آپ (ﷺ) کی وہ بیویاں جن کے مہر آپ (ﷺ) نے ادا کئے ہیں اور وہ عورتیں جو اللہ کی عطا

کردہ لونڈیوں میں سے آپ (ﷺ) کی ملکیت میں ہیں اور آپ (ﷺ) کی چچازاد، پھوپھی زاد، ماموں زاد اور خالہ زاد بہنیں، جنہوں نے آپ (ﷺ) کے ساتھ ہجرت کی ہے، اور وہ مومن عورت جو اپنا نفس نبی (ﷺ) کو ہبہ کردے یہ اس صورت میں کہ خود نبی (ﷺ) بھی اس سے نکاح کرنا چاہے، یہ خاص طور پر آپ (ﷺ) کے لئے ہے اور مومنوں کے لئے نہیں، ہم اسے بخوبی جانتے ہیں جو ہم نے ان پر، ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں (احکام) مقرر کرر کھے ہیں، یہ اس لئے کہ تجھ پر حرج واقع نہ ہو، اللہ تعالٰی بہت بخشنے اور بڑے رحم والا ہے۔

(سورہ احزاب: ۵۰)

مؤمنین کے لئے حکم الٰہی

ترجمہ: اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں کے ساتھ (نکاح کرکے) انصاف نہ کرسکو گے تو جو عورتیں تمہیں پسند آئیں ان میں سے دو دو، تین تین چار چار سے نکاح کرلو، لیکن اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ ان کے ساتھ عدل نہ کرسکو گے تو پھر ایک ہی بیوی پر اکتفا کرو یا ان عورتوں کو زوجیت میں لے لو جو تمہارے قبضہ میں آئی ہیں، یہ زیادہ قریب ہے کہ (ایسا کرنے سے ناانصافی اور ایک طرف جھک پڑنے سے بچ جاؤ۔ (سورۃ النساء: ۳)

اس آیت کی رُو سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، جمہور علماءِ کرام اور جمیع فقہاءِ اُمّت کے نزدیک چار سے زیادہ بیویاں جمع کرنا منع ہے۔ نیز ایک سے زیادہ عورتوں کے ساتھ نکاح کرنے کی شکل میں سب کے ساتھ عدل وانصاف اور برابری کو شرط قرار دیا گیا ہے اور جو شخص عدل کی شرط پوری نہیں کرتا، مگر ایک سے زیادہ بیویاں کرنے کی اجازت سے فائدہ اُٹھاتا ہے، وہ اللہ تعالٰی کے ساتھ دغابازی کرتا ہے۔ بحوالہ: انظر ابن کثیرؒ (اُردو)

اس آیت مبارکہ کی تفسیر اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس طرح

مروی ہے کہ صاحب حیثیت اور صاحب جمال یتیم لڑکی کسی ولی کے زیر پرورش ہوتی تو وہ اس کے مال اور حسن و جمال کی وجہ سے اس سے شادی تو کرلیتا لیکن اس کو دوسری عورتوں کی طرح پورا حق مہر نہ دیتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس ظلم سے روکا کہ اگر تم گھر کی یتیم بچیوں کے ساتھ انصاف نہیں کرسکتے تو تم ان سے نکاح ہی مت کرو تمہارے لئے دوسری عورتوں سے نکاح کرنے کا راستہ کھلا ہے۔ **(بخاری شریف)**

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی ازواج مطہرات، امّہات المؤمنین رضی اللہ عنہن میں سے سب سے پہلے امّ المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے وفات پائی، جب تک وہ حیات تھیں، آپ ﷺ نے دوسری شادی نہیں کی۔ امّ المؤمنین حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا تقریباً تین ماہ ہی آپ ﷺ کے نکاح میں رہیں اور وفات پاگئیں۔ ان کے علاوہ نو **(9)** ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن آپ ﷺ کے حرم پاک میں تھیں۔ اس طرح حرم نبوی ﷺ میں دو کنیزیں بھی تھیں، جن میں امّ المؤمنین حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا، جن کے بطنِ طاہر سے آپ ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہٗ پیدا ہوئے اور دوسری امّ المؤمنین حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا تھیں۔

(بحوالہ: سیرۃ امام الانبیا ﷺ)

آپ ﷺ کے وصال تک نو **(9)** ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن حرم نبوی ﷺ میں موجود رہیں۔

سبحان اللہ!

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے اپنی مقدس جوانی کا عہد گزار لینے کے بعد اپنی عمر مبارک کے **55** سے **59** سال کے درمیانی پانچسالہ عرصہ میں متعدد ازواج مطہرات کو اپنے پاکیزہ حرم میں داخل فرمایا، اور یہ وہ عرصہ ہے جس میں مسلمانوں اور کفار

ومشرکین کے مابین یکے بعد دیگرے کئی جنگیں لڑی گئی تھیں اور اس عرصہ میں کیئے گئے رحمۃ للعالمین ﷺ کے ہر نکاح میں بے شمار حکمتیں اور مصلحتیں تھیں، جن کی وضاحت ذیل میں کی جاتی ہے:

☆ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کا حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت حفصہ اور حضرت ام سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنھن سے نکاح کی وجہ سے مندرجہ ذیل حکمتیں اور فوائد سامنے آئے۔

- **تعلیماتِ قرآن وسنّت کی حفاظت**
- **تعلیماتِ قرآن وسنّت کی نشر واشاعت**
- **مستورات میں دعوت وتبلیغ کی محنت**
- **تعلیم نسواں اور تہذیب النساء کی بنیادیں استوار ہوئیں۔**

(بحوالہ: سیرۃ امام الانبیا ﷺ)

☆ ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن تین ہزار سے زیادہ احادیث کی راوی ہیں اور صرف حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا **2210** (دو ہزار دو سو دس) احادیث کی راوی ہیں ان کے علاوہ شرعی فتوے، علمی مشکلات کا حل، عربی روایات اور تاریخی واقعات کا بیان، خواتین کے متعلقہ مسائل کی وضاحت کا فریضہ امہات المؤمنین خصوصاً حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بطریق احسن ادا کیا۔(بحوالہ: سیرۃ امام الانبیا ﷺ)

☆ صحیح بخاری ومسلم میں عورتوں کے مخصوص مسائل کے بارے میں بعض صحابیات کا رحمۃ للعالمین ﷺ سے سوال کرنا اور آپ ﷺ کا مجسمہ حیا ہونے کی بناء پر ایسے سوالات کا اشارے کنائے میں جواب دینا اور پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا سائل خاتون کو الگ لے جا کر تفصیل سمجھانا اس بات کا شاہدِ عدل ہے۔

☆ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بنو مصطلق سے تھیں اور ان کے والد قبیلہ کے سردار تھے، رحمۃ للعالمین ﷺ کا اُمّ المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے نکاح ایسا بابرکت ثابت ہوا، جس کی خصوصیات تحریر کی جاتی ہیں:

1. یہ قبیلہ کفر و اسلام کی ہر جنگ میں مسلمانوں کے خلاف لڑنے والوں میں شامل ہوتا تھا، مگر رحمۃ للعالمین ﷺ کا اُمّ المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ نکاح کے بعد نہ صرف اس قبیلہ نے مسلمانوں کے خلاف لڑنا بند کردیا، بلکہ اپنے آبائی پیشہ رہزنی کو بھی چھوڑا اور متمدّن زندگی اختیار کرلی۔

2. اس نکاح کی وجہ سے ایک سو گھرانوں کے **700** (سات سو) افراد کو قید سے رہائی ملی۔

3. مسلمانوں کا حسن سلوک دیکھ کر وہ **700** (سات سو) افراد مسلمان ہو گئے۔

4. اس بابرکت نکاح نے امن و سلامتی، صلح و آشتی اور اسلام کی نشر و اشاعت میں بہترین نتائج پیدا کیے۔

5. اسی نکاح کی برکت کا نتیجہ دیکھ کر اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تھا کہ میں حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر اپنی قوم کے لئے باعثِ برکت کوئی عورت نہیں دیکھی۔

(بحوالہ: سیرۃ امام الانبیا ﷺ)

☆ اُمّ المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے نکاح نے نصاریٰ کے عقیدہ تثلیث پر کاری ضرب لگائی اور اسے باطل ثابت کردیا۔ (بحوالہ: سیرۃ امام الانبیا ﷺ)

☆ اُمّ المؤمنین حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا کے والد ابوسفیان قریش کے سرداروں

میں سے تھے اور قوم کا نشانِ جنگ انہیں کے گھر میں رکھا رہتا تھا۔ جب وہ نشانی یا جھنڈا باہر کیا جاتا تو پوری قوم فوراً اس کے گرد جمع ہو جاتی، لیکن اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کے نکاح کر لینے کے بعد ابو سفیان کسی بھی جنگ میں مسلمانوں کے خلاف فوج کشی کرتا نظر نہیں آتا وہ اس نکاح کے نتیجہ میں تھوڑے ہی عرصہ بعد اگلے ہی سال خود ابو سفیان رضی اللہ عنہٗ بھی اسلام کے جھنڈے تلے آ گئے۔

(بحوالہ: سیرۃ امام الانبیا ﷺ)

☆ اُمّ المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے نکاح سے قبل کفار نے مسلمانوں کے خلاف جتنی محاذ آرائیاں کیں، ان میں سے ہر ایک میں یہود کا پوشیدہ یا ظاہری تعلق ضرور ہوتا تھا، مگر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے بعد یہود مسلمانوں کے خلاف کسی جنگ میں شامل نہ ہوئے۔ (بحوالہ: سیرۃ امام الانبیا ﷺ)

☆ اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی ایک بہن سردارِ نجد کے گھر میں تھیں اور رحمۃ للعالمین ﷺ کا حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح نے ملک نجد میں امن و سلامتی، صلح و آشتی اور اسلام کی نشر و اشاعت میں بہترین نتائج پیدا کیے، حالانکہ قبل ازیں اہلِ نجد ہی وہ لوگ تھے جنہوں نے 70 واعظین اور قراء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو دھوکے سے اپنے ملک لے جا کر قتل کر دیا تھا اور کئی بار اُن کی طرف سے نقضِ امن اور فساد انگیزی کے واقعات ظہور میں آ چکے تھے۔ امنِ عامہ اور اصلاحِ معاشرہ کے فوائد کو جاننے والا ہر شخص اس نکاح کو مفید اور باعثِ برکت قرار دینے پر مجبور رہے۔

(بحوالہ: سیرۃ امام الانبیا ﷺ)

☆ اُمّ المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا، جن کی عمر رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ سے نکاح کے وقت مختلف روایات کے مطابق 50 اور 60 سال کے مابین تھی اور انہوں

نے اسلام کی خاطر حبشہ اور پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی، پھر جب وہ بیوہ ہوئیں تو آپ ﷺ نے نکاح کرلیا، کیونکہ ان کے خاندان میں سے کوئی بھی مسلمان نہ تھا اور آپ ﷺ اُنہیں ان قربانیوں کے بعد ان کے غیر مسلم رشتہ داروں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑنا چاہتے تھے اور انہیں اُمّ المؤمنین ہونے کی سعادت بخشنے میں، ان کی ایثار وقربانی کا صلہ دینا بھی مقصود تھا اور پھر آپ ﷺ کے اس حسن سلوک، جمیلِ وفا اور دعوتِ اسلامی کے محاسن کو دیکھتے ہوئے، اِن کے کثیر اہلِ قوم مسلمان ہوگئے۔

(بحوالہ: سیرۃ امام الانبیا ﷺ)

☆ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کے وصال کے بعد ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن حصولِ فتویٰ، حل مسئلہ اور استفساراتِ دینیہ کے میدان میں سرگرم عمل رہیں اور خصوصاً عورت جو معاشرے کا نصف ہے، اس کے متعلقہ مسائل آپ ﷺ کے ازدواجی تعلقات کی مسنون کیفیات وغیرہ اہم اُمور میں ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔

(بحوالہ: سیرۃ امام الانبیا ﷺ)